ازعدالت عظمی

یونین آف انڈیا

بنام

ایس ایچ۔ پنیلا اور دیگران

11اکتوبر 1996

کے رامسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس]

اجرت کی ادائیگی ایکٹ، :1936

دفعہ 15 —ترقی کے لیے ملازم کے مقدمے کا حکم دیا گیا—ترقی دی گئی—تنخواہوں کی واپسی کے لیے درخواست دائر کی گئی اور ادائیگی کی ہدایت دینے والے مقرر کردہ اتھارٹی—ایڈیشنل ضلع جج اور سنٹرل ایڈمنسٹریٹوٹریبونل کے ذریعے مسترد کیے گئے حکم کے خلاف اپیل—اپیل پر کہا گیا: ملازم نے پچھلی اجرت کی ادائیگی کے لیے مقدمے میں کوئی راحت نہیں مانگی تھی—اس لیے اسے پچھلی اجرت کے ریلیف کا دعوی کرنے سے روک دیا گیا ہے—اس لیے اجرت کی ادائیگی کے قانون کے تحت مقرر کردہ اتھارٹی کے پاس پچھلی اجرت کی ادائیگی کرنے کا کوئی موروثی دائرہ اختیار نہیں ہے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حداختیار: دیوانی اپیل نمبر 13269 آف1996۔

1990 کے او اے نمبر 617 میں سنٹرل ایڈمنسٹریٹوٹریبونل، الہ آباد کے مورخہ 3.2.95 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے این این گوسوامی، میسرز کی اندو گوسوامی اور اے کے شرما

جواب دہندگان کے لیے دھرو مہتا، اروو ندورما، فضل انم اور میسرز کی مونیکا مہتا

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

تاخیر معاف کر دی گئی۔

منظوری دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف سے فاضل وکلاء کو سنا۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، الہ آباد کے حکم سے پیدا ہوتی ہے جو 2 مارچ 1995 کو 1990 کے او اے نمبر 617 میں دیا گیا تھا۔

تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ جب مدعاعلیہ 1980 میں شونٹر کے طور پر کام کر رہا تھا تو اس نے ایڈیشنل ضلع منسیف، الہ آباد عدالت میں ایک دیوانی مقدمہ دائر کیا تھا جس میں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ مدعاعلیہان، ان کے ایجنٹوں اور ملازمین کو ہدایت کی جائے کہ وہ 10 دسمبر 1980 سے 330– 560 روپے کے تنخواہ پیمانے میں ڈرائیورسی کے زمرے میں اس کی ترقی پر غور کریں جب اس کے فوری جونیئرز کو ملازمین کے اس زمرے میں ترقی دی گئی تھی۔ یہ حکم نامہ ٹرائل عدالت نے 24 مارچ 1984 کو منظور کیا۔ اپیل پر، ایڈیشنل ضلع جج، الہ آباد نے 18 جولائی 1985 کو اس کی تصدیق کی۔ اس کی تعمیل میں، مدعاعلیہ کو 10 جون 1986 کو ڈرائیورسی کے طور پر ترقی دی گئی۔ اس کے بعد مدعاعلیہ نے 8 جولائی 1986 کو پیمنٹ آف ویجز ایکٹ کی دفعہ 15 کے تحت درخواست دائر کی۔ مقررہ اتھارٹی نے 7 دسمبر 1988 کے حکم نامے کے ذریعے 30,220 روپے کی رقم میں اجرت کی ادائیگی کی ہدایت کی۔ یونین آف انڈیا نے ایڈیشنل ضلع جج کے سامنے اپیل دائر کی جسے مسترد کر دیا گیا۔ اس کے بعد، او اے سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل میں دائر کیا گیا جسے متنازعہ حکم نامے کے ذریعے مسترد کر دیا گیا ہے۔ جب معاملہ سماعت کے لیے آیا تو اپیل کنندہ کے مدعاعلیہ کے ذریعے کیے گئے قانونی اخراجات کے لیے 5000 روپے کی رقم جمع کرنے کے تابع نوٹس کی ہدایت کی گئی۔ اس کے مطابق، رقم جمع کرنے کے لیے آئی۔

مدعاعلیہ کے فاضل وکیل جناب دھرومہتا کی طرف سے یہ دلیل دی قابل ہے کہ چونکہ مقررہ اتھارٹی اور اجرت کی ادائیگی کے قانون کے تحت اپیلیٹ اتھارٹی انتظامی ٹریبونل کے ماتحت حکام نہیں ہیں، اس لیے او اے قابل عمل نہیں ہے۔ ہمیں دلیل میں طاقت ملتی ہے۔ لیکن، اس کے باوجود، جو مادی سوال غور کے لیے پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے: کیا پیمنٹ آف ویجز ایکٹ کے تحت اتھارٹی کے پاس ایکٹ کی دفعہ 15 کے تحت دائرہ اختیار ہے کہ وہ مدعاعلیہ کو ڈرائیورسی کے طور پر ترقی دینے پر اجرت کا حساب لگائے۔ تسلیم شدہ طور پر، جب مدعاعلیہ کو ترقی کے اعلامیے کے ذریعے مقدمے میں راحت ملی تھی اور اعلامیہ دیا گیا تھا اور حتمی ہو گیا تھا، تو اس میں مدعاعلیہ نے پچھلی اجرت کی ادائیگی کے لیے کوئی راحت نہیں مانگی تھی۔ نتیجتاً، مجموعہ ضابطہ دیوانی کے آرڈر 2 قاعدہ 2 کے نفاذ کے ذریعے مدعاعلیہ کو پچھلی اجرت کی راحت مانگنے کرنے سے روک دیا جاتا ہے۔ اس لیے پیمنٹ آف ویجز ایکٹ کے تحت اتھارٹی کے پاس اس معاملے میں کوئی موروثی دائرہ اختیار نہیں ہے کہ وہ بیک ویجز کی ادائیگی اور آرڈر کی منظوری کے دعوے پر غور کرے۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ اجرت کی ادائیگی کے قانون کے تحت اتھارٹی کا حکم الگ کر دیا گیا ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

اپیل کی منظوری دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document